کرے۔ کلیسیا کی سماجی تعلیمات کے حوالے سے اسلام کے بارے میں ہمیں مناسب معلومات فراہم کرنی چاہیے، تاکہ مسیحی تنگ نظری کی بجائے اسلام کے بارے میں کھلا ذہن رکھیں، کیونکہ اسلام اور مسیحیت میں بہت ساری چیزیں مشترک ہیں اور ہم اسلام سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ لیکن اس کے لازمی معنی یہ نہیں کہ مسیحی دینیات پر قرآن مجید یا حدیث شریف کا بھی اثر ہو۔

ایک "نئے انسان" کی تیاری: مسیحی دینیات کی تشکیل نو کا چیلنج

یسوع کے نجات بخش پیغام کو عملی شکل دینے اور زمین پر خدا کی بادشاہت کی قدروں (امن، انصاف، محبت، خوشحالی) کو نئے سرے سے بحال کرنے کے لیے ضروری ہے کہ گناہ آلودہ سماجی اور سیاسی ڈھانچوں کو تبدیل کیا جائے۔ مگر گناہ آلودہ ڈھانچے آسمانوں سے نہیں اترتے بلکہ زمین پر انسان کے ہاتھوں تیار کیے جاتے ہیں۔ لہٰذا ایک "نیا انسان" ہی نئے سماجی اور سیاسی ڈھانچے کی تعمیر کر سکتا ہے۔ اس لیے ہمارے لیے اصل چیلنج یہ ہے کہ ہم کس طرح ایک "نئے انسان" کو تیار کریں؟

آج تک مذہبی تعلیم دینے کا مقصد ایمان، عقائد اور نجات وغیرہ سے متعلق بنیادی معلومات فراہم کرنا رہا ہے۔ اب ضروری یہ ہے کہ معلومات فراہم کرنے کے علاوہ انسانوں کی شخصیت مسیحی اصولوں پر تعمیر کرنے کی کوشش کی جائے۔ یعنی ہماری مسیحی تعلیم کا مقصد ایک نئی قسم کا مسیحی سیاستدان، منتظم، تاجر، ڈاکٹر، قانون دان، استاد، کسان اور محنت کش تیار کرنا ہونا چاہیے، تاکہ زمین پر خدا کی بادشاہت کے قیام کو ممکن بنایا جاسکے۔

یورپ / امریکہ

برطانیہ: مسیحیوں کو مغربی سیکولر ثقافت کو چیلنج کرتے رہنا چاہیے۔ آرچ بشپ کیری

جولائی ۱۹۹۲ء میں آرچ بشپ آف کنٹربری جناب جارج کیری نے چار سو مسیحیوں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگر عشرۂ تبلیغِ مسیحیت کو ناکامی سے بچانا ہے تو مسیحیوں کو مغربی سیکولر ثقافت کو انجیلی اقدار کے ذریعے چیلنج کرتے رہنا چاہیے۔ جناب جارج کیری نے ڈربی شائر میں "بائبل بطور عوامی صداقت" کے موضوع پر مشاورتی اجلاس میں اپنے کلیدی خطبے میں یہ بات کہی۔

اس مشاورت میں مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے مسیحی شامل تھے۔ گروپوں کی صورت میں بٹ کر انہوں نے الٰہیات، تعلیم، معیشت، فنونِ لطیفہ، سائنس اور تاریخ کے جدید مطالعہ میں سیکولر مفروضات پر بحث کی اور اس امر کا تجزیہ کیا کہ کیا چرچ ان علوم میں کوئی انقلابی تبدیلی لاسکتا ہے؟

مشاورت کے موضوعات پر بحث کرتے ہوئے جنوبی ہند کے چرچ، بشپ لیزلی نیوبن اور ایک مغربی ماہرِ دینیات نے بی - بی - سی ریڈیو - ۴ کے رپورٹر کو بتایا کہ "اگر مسیحی بیان درست ہے تو اسے سنجیدگی سے لیا جانا چاہیے — صرف ان لوگوں کی طرف سے ہی نہیں جو مسیحی ہیں — مسیحی اہل ایمان اکثر اپنے ایمان کے بارے میں معذرت خواہانہ روّیہ اختیار کرتے ہیں مگر آپ مسلمانوں یا مارکسسٹوں کو ایسا کرتے نہیں دیکھیں گے۔ مسیحی جو عقیدہ رکھتے ہیں اس کے اظہار میں وہ اتنی جھجک کیوں محسوس کرتے ہیں؟"

اس سے پہلے وہ بیان کر چکے تھے کہ "یہ مشاورت ان جدید سیکولر اعتقادات کو چیلنج کرنے کی اوّلین سنجیدہ کوشش ہے جو مسیحی عقائد کی جگہ لے چکے ہیں اور چرچ ان کی مزاحمت کرنے میں بے بس نظر آتا ہے۔"

سات روزہ مشاورت کے چیئرمین ونسنٹ نکولس نے جو ایک رومن کیتھولک بشپ ہیں، کہا کہ "ہم نے اس امر پر غور و فکر کیا ہے کہ خدائے حی و قیوم اور بائبل پر ایمان کس طرح زندگی اور سچائی کے لیے لوگوں کی پیاس بجھا سکتا ہے۔ اب ہمیں جدید ثقافت پر یہ تنقید جاری رکھنی چاہیے۔ مشاورت کا یہ پہلو بہت ہی خوش کن ہے۔" (رپورٹ: کرسچن ہیرلڈ بحوالہ ماہنامہ "فوکس -" لیسٹر، اگست ۱۹۹۲ء)

ریاست ہائے متحدہ امریکہ: "--- مسلمان چرچ کے ساتھ تعاون کے لیے پہلے سے زیادہ آمادگی رکھتے ہیں۔"

Religion Watch (نظر بہ مذہب) نے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے اسلامی مجلّہ "The Minaret" (المنار) کے ایک حالیہ مقالے کا حوالہ اس امر کی شہادت کے طور پر نقل کیا ہے کہ امریکہ کی تیسری بڑی مذہبی برادری اخلاقی اور سماجی مسائل پر اپنے عدمِ دلچسپی کے روّیے کو بدل رہی ہے۔

جنوبی کیلی فورنیا کے اسلامی سنٹر کی جانب سے شائع ہونے والے مجلّہ "The Minaret" نے "نوّے کے عشرے کا اخلاقی ایجنڈا" کے زیرِ عنوان ان مسائل پر طائرانہ نظر ڈالی ہے جو امریکی مسلمانوں کے لیے قابلِ غور و فکر ہیں۔ ان مسائل میں ناقابلِ علاج بیماری کی صورت میں حسبِ خواہش